وصیّت کا حکم اور غیر مبایعین

کچھ عرصہ سے غیر مبایع اصحاب میں بھی وصایا کی تحریک ہو رہی ہے۔ "پیغام صلح" ۹ فروری لکھتا ہے :-

"وصیت کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے اور حضرت بانئ سلسلہ نے اس حکم کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ اور اس کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ (یعنی وصیت کے مال کا باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے خرچ ہوگی"

لیکن یہ نہیں بتایا۔ کہ "حضرت بانئ سلسلہ نے اس حکم کو" کس رنگ میں زندہ فرمایا۔ یوں تو جو شخص چاہے۔ اپنے اموال کے متعلق مناسب حال وصیت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ خاص تحریک جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے منشا کے ماتحت فرمائی۔ اس کی تعمیل اگر کوئی شخص کرنا چاہے۔ تو قادیان کی مرکزیت سے علیحدہ رہ کر قطعاً نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے بشارت پاکر بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس میں دفن ہونے کے لئے ضروری قرار دیا۔ کہ :-

"تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ کہ اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھدے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا"۔

پھر حضور فرماتے ہیں :- "خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"۔ (الوصیت)

پھر فرماتے ہیں "چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا۔ کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں"۔ (الوصیت)

غیر مبایعین اگر اور باتوں کو چھوڑ کر صرف اسی ایک امر پر غور کریں۔ تو ان کے لئے ہدایت کا پالینا نہایت آسان ہو جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ بحالات موجودہ غیر مبایعین کا اس مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا محال ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں فرمایا ہے۔ لہٰذا وہ ایسے "کامل الایمان" لوگوں کے ساتھ دفن ہونے کی سعادت سے محروم ہیں جن کا ایک جگہ دفن ہونا اللہ تعالےٰ نے اس لئے مقدر فرمایا۔ کہ "آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں"۔ پھر وہ اس امر سے بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی قبرستان کے لئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ "ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح تعلیم کے حامل غیر مبایعین ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے اس قبرستان میں دفن ہونے کے تمام دروازے خود ان کے ہاتھ سے بند کرا دیئے۔

پھر ایک پہلو بھی قابل غور ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ تو فرماتے ہیں۔ کہ اس مقبرہ میں دفن ہونے والے "کامل الایمان" لوگ ہیں۔ اور وہ مبایعین ہی ہیں۔ لیکن پیغامی ان سب کو غالی۔ گمراہ۔ احمدیت کے دشمن اور خدا جانے کیا کیا کہہ رہے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد تو اس مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے متعلق صادق اور کامل راستباز ہونے کا ہے۔ لیکن غیر مبایعین کے نزدیک اس میں دفن ہونے والے صداقت سے عاری، اور راستبازی سے دور ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں غیر مبایعین کا فیصلہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں مقبرہ بہشتی کے متعلق جو کچھ لکھا۔ خدا تعالےٰ کے حکم اور منشا سے لکھا۔

پس یہی ایک معیار نہایت وضاحت کے ساتھ اس امر کا فیصلہ کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں سے کون راستی۔ اور صداقت پر ہے محض وصیت کر دینا یا کسی کام میں کوئی روپیہ خرچ کر دینا کافی نہیں۔ اور نہ ہی یہ نجات کے لئے کافی ہے۔ بلکہ اس قربانی کا خدا تعالےٰ کی راہ میں قبول ہونا ازبس ضروری ہے۔ اور اس کی قبولیت کا معیار جو خدا تعالےٰ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمایا۔ وہ مقبرہ بہشتی میں جگہ پانا ہے۔ اور جو شخص اس سے محروم ہے۔ وہ کوئی بڑی سے بڑی وصیت کر کے بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے وصیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل کی۔ اور وہ ان برکات کے حاصل کرنے کا مستحق بن گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ کھانسی کی کسی قدر شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ سر اور کانوں میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف اور چکروں کی شکائت ہے۔ اور حرم ثانی کی طبیعت ضعف اور بخار کی وجہ سے علیل ہے صحت کے لئے دعا کی جائے

وہ مرحومین جن کا جنازہ غائب پڑھا گیا

قادیان ۱۴ فروری آج بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل مرحومین کا جنازہ غائب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھا

(۱) محمد رفیق صاحب مجاہد تحریک جدید
(۲) عبد الرحمٰن صاحب چک ۱۹۵ جنڈیالہ
(۳) حاجی سید حسن صاحب شیموگہ
(۴) چودہری عمر الدین صاحب کوٹ کوڑا سیالکوٹ
(۵) رضیہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد رفیق صاحب آڑھا
(۶) ہمشیرہ علی احمد صاحب ٹھیکہ دار امرتسری
(۷) شفیقہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ اکبر شاہ صاحب مونگ گجرات
(۸) چودہری ولی محمد صاحب نمبردار کوٹلہ گوجراں گورداسپور
(۹) محمد اسرائیل صاحب سوسل ضلع ہزارہ
(۱۰) احمدی بیگم صاحبہ لدھیانہ
(۱۱) عبد الاحد صاحب انچولی میرٹھ
(۱۲) میاں محمد عبد اللہ صاحب چھانگا مانگا
(۱۳) فقیر محمد صاحب لمین کرال ضلع گورداسپور

افکار مومنانہ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

تمہارے در سے اٹھے اور بے دری کیا ہے
ہمیں بتائے کوئی اسمیں بہتری کیا ہے

ترا جنوں ہو تو یہ خاک برسری کیا ہے
ہیں قیصر اس پہ فدا تاج قیصری کیا ہے

ہماری آنکھ جھپکتی نہیں ہے شاہوں سے
تیرے غلام ہیں ہم اور سروری کیا ہے

تمہاری آنکھوں نے عالم کو کر دیا زندہ
یہ معجزہ ہے۔ کسی کی فسونگری کیا ہے

ہمارے نالوں میں وہ نغمۂ محبت ہے
کہ سننے والے ہیں مبہوت بانسری کیا ہے

یہ جن دلوں میں محبت کے داغ روشن ہیں
ہے لازوال خزانہ تونگری کیا ہے

غریق بحرِ محبت ہیں کامیاب ازل
انہی کو علم ہے ان کی شناوری کیا ہے

ہے خواجہ وہ جو غلام نبی ہے ورنہ جناب
امیری چیز ہے کیا اور خواجگی کیا ہے

وہ ہم سے پوچھتے ہیں لانبی بعدی ہے
تو پھر بتائیے اب اور اک نبی کیا ہے

ہم ان سے کہتے ہیں تم پچھلی سرگزشت پڑھو
تمہیں نے اس میں لکھا ہے کہ یہ نبی کیا ہے

یہ بھول ہے کہ کمانے کے ڈھنگ ہیں صاحب
یہ زر کی پیاس نہیں تو یہ تشنگی کیا ہے

اسی کو کہتے ہیں زورِ صداقت اے گوہر
خلیفہ دلکش عالم ہے دلکشی کیا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عربی ام الالسنہ اور اصل الہامی زبان ہے

"زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ دُنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ اور پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہونچتی ہے۔ جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے۔ جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہائت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو۔ یہ بات ماننی پڑتی ہے۔ کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔ اور کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے۔ یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ نہائت ضروری ہے۔ کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدائت کے لئے آئی ہے۔ وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو۔ اور ایسی زبان میں ہو جو ام الالسنہ ہو۔ تا اس کو ہر یک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو۔ اور تا وہ الہامی زبان ہونے کی وجہ سے وہ برکات اپنے اندر رکھتی ہو۔ جو ان چیزوں میں ہوتی ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں۔ لیکن چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں۔ بلکہ وہ تمام اسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں۔ اور اسی کی ذریات ہیں۔ اس لئے یہ کچھ نا مناسب نہیں تھا۔ کہ ان زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں۔ ہاں یہ ضروری تھا۔ کہ اقوٰے اور اعلےٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو۔ کیونکہ وہ ام الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالےٰ کے مونہہ سے نکلی ہے۔ اور چونکہ یہ دلیل قرآن نے ہی بتلائی۔ اور قرآن نے ہی دعوےٰ کیا۔ اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب مدعی بھی نہیں۔ اس لئے بداہت قرآن کا منجانب اللہ ہونا۔ اور سب کتابوں پر مہیمن ہونا ماننا پڑے گا۔ ورنہ دوسری کتابیں بھی باطل ٹھہریں گی۔" (منن الرحمٰن تمہید صفحہ ۲-۳)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن سدھو ضلع ملتان کے تین بچے اور ان کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۲) ممتاز علی صاحب صدیقی کارکن نور ہسپتال ایک شدید مرض میں مبتلا ہیں (۳) میاں ولائت حسین صاحب دوکاندار قادیان کا لڑکا رحمت اللہ ناک کی ایک خطرناک بیماری سے اور دوسرا لڑکا ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح ۸ فروری کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عزیزی شفیع احمد صاحب کا نکاح عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت غلام رسول صاحب مرحوم برادر زادی خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا باعث ہو۔ خاکسار محمد عامل بھاگلپوری قادیان

دعائے مغفرت میاں محمد علی صاحب موچی ساکن چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ جو ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے تھے ۱۲/۱۴ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار برکت علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قلعہ شیخوپورہ

درس الحدیث

سحر کی حقیقت اور ماہیت

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

فرمایا - حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں سحر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رجل من بنی زریق یقال لہ لبید بن الاعصم حتیٰ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخیل الیہ انہ کان یفعل الشیٔ وما فعلہ - کہ لبید بن اعصم نے جو قبیلہ بنی زریق میں سے تھا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا جس سے حضور کی یہ حالت ہوگئی - کہ جس کام کو آپ نے نہ کیا ہوتا - خیال فرماتے - کہ میں اسے کرچکا ہوں -

فرمایا قبل اس کے کہ میں یہ بتاؤں - کہ نبی پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے - یا نہیں - خود نفس سحر کے متعلق کچھ بیان کر دینا چاہتا ہوں - یاد رکھنا چاہیئے کہ سحر ایصالِ شر کے ان اسباب میں سے ہے - جو غیر مادی ہوتے ہیں - سحر کے معنی ہیں - ما دَقّ وما لَطُف مأخذہٗ کہ اس کا اصل منبع اور مقامِ اثر اتنا باریک اور لطیف ہو کہ اثر ہونے سے قبل وُہ دوسرے انسان پر مخفی و پوشیدہ ہے - سحر گویا ان ضرر رسان چیزوں میں سے ہے - جو نظر نہیں آتیں - خواہ از قسم توجہ ہوں یا از قسم دُعا - یا کسی اور طریق سے - قرآن کریم میں تین جگہ سحر کا لفظ سازش کے معنوں میں استعمال ہُوا ہے - یہ تینوں سازشیں یہود نے کیں -

یہود کی پہلی سازش

فرمایا - ضمناً بتا دوں - کہ یہود کی حالت اس وقت خراب ہونا شروع ہوئی - جبکہ داؤد نبی کی بادشاہت کی انہوں نے بے قدری کی - اور مخالفانہ سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے سلطنت کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا چاہا - اس کفرانِ نعمت کی سزا میں خدا نے ان کو ہمیشہ کے لئے حکومت سے محروم کر دیا - اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود میں نبی بنا کر مبعوث کیا - تو انہوں نے اس نعمت کی بھی سخت بے قدری اور ہتک کی - حتیٰ کہ اس نعمت لانے والے کو نعوذ باللہ لعنتی ثابت کرنے کی کوشش کی - ان کی اس قسم کی پے در پے شرارتوں سے خدا کا قہر و غضب جوش میں آیا - اور فرمایا - انہ لعلم للساعۃ - کہ عیسےٰ قوم یہود کے لیے قیامت ہے - اب یہ قوم قیامت تک نہیں اُٹھ سکے گی - الا بحبل من اللہ وحبل من الناس - ہاں اسلام یا کسی اور مذہب میں شامل ہوجائیں - تو اور بات ہے - کوئی یہودی - یہودی ہوتے ہوئے نہ بادشاہت حاصل کرسکتا ہے - نہ نبوت کیونکہ انہوں نے ان دونوں نعمتوں کی سخت تذلیل و تحقیر کی - حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی انجیر کے درخت پر - جو یہود کا قومی نشان ہے - بد دُعا کی - کہ قیامت تک پھل نہ دے -

وُہ مخفی سازشیں جو یہود نے کیں -

ان میں سے پہلی سازش وُہ ہے - جب بنو نضر بادشاہ جسے بخت نصر بھی کہتے ہیں - ان کو قید کرکے بابل لے گیا - اور کچھ ان میں سے کشمیر اور افغانستان کو چلے گئے -

فرمایا - افغانستان آہ و فغان سے مرکب ہے - کیونکہ بنو نضر کے حملہ کے وقت بہت سے بنی اسرائیل آہ و فغان کرتے ہُوئے اس ملک میں آکر پناہ گزین ہوئے تھے -

بہر حال جب یہ بابل میں قید تھے - تو انہوں نے میدا اور فارس کے بادشاہ کو پوشیدہ طور پر خطوط لکھے - کہ آپ ہماری مدد کریں اس نے اس کو مظلوم سمجھ کر ان کی مدد کی - چونکہ یہ واقعی مظلوم تھے - کامیاب ہوگئے - یہ کارروائی خدا تعالےٰ کے حکم اور اس کی مشیت اور فرشتوں کی مدد سے ہوئی - قرآن کریم میں اس سازش کو سحر کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے -

یہود کی دُوسری سازش

دوسری سازش انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کی - اس دفعہ بھی فارس اور میدیا کے بادشاہ کو پوشیدہ اور مخفی طور پر خطوط لکھے - مگر ناکام و نامراد رہے - کیونکہ اس دفعہ وُہ ظالم اور مفسد تھے - اور سازش کرکے اللہ اور اس کے رسُول کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے تھے - اس سازش اور ریشہ دوانی کو بھی قرآن کریم میں سحر کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے -

یہُودی تیسری سازش

تیسری سازش انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کی تھی - اس دفعہ انہوں نے قیصر و کسریٰ کو پوشیدہ خطوط لکھے - کہ ہماری مدد کریں - ان کو بتاتے - کہ اگر حملہ اس رنگ میں کیا جائے - تو مسلمان یقیناً شکست کھا جائیں گے تجارت کے بہانے ارد گرد کے علاقوں میں جاتے اور لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرتے چونکہ اس دفعہ بھی وُہ ظالم اور مفسد تھے اور خدا کے نبی کے خلاف تھے - لہٰذا ان کی سب مخفی کارروائیاں طشت از بام ہو گئیں - اور وُہ اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد ہوگئے - اس سازش کو بھی قرآن کریم میں سحر قرار دیا گیا ہے -

فرمایا - اب میں لبید بن اعصم کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے کے متعلق بیان کرتا ہوں -

جیسا کہ میں بیان کرچکا ہوں - ایصالِ خیر اور ایصالِ شر مادی اسباب سے بھی ہوسکتا ہے - ایسے اسباب سے فائدہ - یا نقصان پہونچانا جن کا ظاہری علم نہ ہوسکے سحر ہوتا ہے - علمِ توجہ بھی اسی ذیل میں آتا ہے -

صوفی محمد جان صاحب لدھیانوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضؓ میں سے ہیں - انہوں نے ایک کتاب بنام "طبِ روحانی" لکھی - جس میں بتایا - کہ توجہ سے کس طرح علاج کئے جاتے ہیں -

نبی کریمؐ پر جادُو کا اثر نہیں ہُوا

اب سوال یہ رہ جاتا ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جادُو کا اثر ہوسکتا ہے یا نہیں - اگر ہوسکتا ہے - اور اس کا اثر آپ کے حافظہ پر پڑا - تو پھر جو وحی ہوتی ہوگی - وُہ آپ بھول جاتے ہوں گے - اس کا جواب یہ ہے کہ اگر لبید بن اعصم کا آپ پر جادُو ہونا نہ بھی تسلیم کیا جائے - تب بھی بشریت کے لحاظ سے آپ قرآنی وحی بھول سکتے تھے - کیونکہ انما انا بشر مثلکم - آپ انسان تھے - اور بھولنا انسان کا خاصہ ہے - اور جس طرح انسانوں کی طرح دوسرے انسانی لوازم آپ کو لگے ہوئے تھے - اسی طرح بحیثیت انسان آپ سے نسیان کی نفی بھی نہیں کی جاسکتی - اور نہ خدا تعالےٰ نے کہا ہے - بلکہ فلا تنسیٰ الا ماشاء ربک کہہ کر بتایا - کہ آپ کو نسیان ہوسکتا ہے - نسیان سے اگر محفوظ ہے - تو صرف اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ہی ہے - چنانچہ فرمایا - ان ربی لا یضل ولا ینسیٰ - کہ اللہ نسیان سے مبرا ہے - مگر کسی ایک جگہ بھی ذکر نہیں - کہ کوئی انسان خواہ بڑے سے بڑا نبی ہی کیوں نہ ہو - بھول نہیں سکتا -

پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھول سکتے تھے - جیسا کہ کئی دفعہ بھولے - مگر وحی میں نہ بھولے نہ عام حالت میں اور نہ لبید کے جادو کرنے پر - وحی اس سے محفوظ ہے - کیونکہ اس کی حفاظت کا خدا تعالےٰ کی طرف سے انتظام تھا - باقی رہا یہ کہ آپ پر جادُو کا اثر ہُوا یا نہیں قرآن اس کی نفی کرتا ہے - ان تتبعون الا رجلاً مسحوراً کا یہ مطلب نہیں - کہ لبید کے جادو کا آپ پر اثر ہوگیا - بلکہ یہ ایسا ہی ہے - جیسے حضرت ہود علیہ السلام کو ان کی قوم نے کہا - ان نقول الا اعتراک بعض الھتنا بسوءٍ - کہ ہمارے کسی ٹھاکر کی بد دعا سے یہ دیوانہ ہوگیا ہے - منکرین کے نزدیک نبی کی دیوانگی اور مسحور ہونا یہ ہوتا ہے - کہ وُہ دن رات اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کھاتے پیتے دیوانوں کی طرح تبلیغ کرتے ہیں - اور ہمیشہ اسی دھن میں لگے رہتے ہیں - پس کفار نے آپ کو مسحور اس لحاظ سے نہیں کہا - کہ آپ پر لبید کے جادو کا اثر تھا - بلکہ تبلیغی انہماک اور ان تھک کوششوں کو دیکھ کر ایسا کہتے تھے -

پھر مسحور کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں - کہ جسے کھانا کھلایا گیا ہو یعنے کھانا کھانے والا - اس صورت میں اس کا ماخذ سحر ہوگا - جس کے معنے ہیں اس نے سحری کے وقت کھانا کھایا - بلا قید وقت ہر کھانا کھانے والے بھی بشر کو مسحور کہہ سکتے ہیں - پس یہ اعتراض انہوں نے اس رنگ میں کیا - کہ تم کھانے پینے والے کو نبی اور رسُول مان بیٹھے ہو - پس ضروری نہیں - کہ مسحور کے معنی جادو شدہ کے ہوں - پس جو اسی استدلال کو ٹھیک سمجھتا ہے - وُہ کہہ سکتا ہے یا حدیث بیان کرنے والے کو بات سمجھنے میں غلط فہمی ہُوئی - یا سمجھا تو صحیح تھا - مگر بیان کرتے ہوئے محتاط الفاظ نہ بولے -

خاکسار محمود احمد خلیل - شاہ پوری

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک نہ صرف زندہ بلکہ فوت شدہ کلمہ گو بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں

مولوی صاحب کے تازہ فتوے کی تشریح

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لکھتے ہیں۔ "بے شک ختم نبوت کے منکر کو میں بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"
(پیغام صلح ۲۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

مولوی صاحب کا یہ فتوے نہایت واضح ہے۔ اب صرف یہ بات حل طلب باقی ہے کہ "ختم نبوت کے منکر" سے کیا مراد ہے؟ جس شخص یا جماعت پر یہ الفاظ یعنی "ختم نبوت کے منکر" صادق آئیں گے۔ وہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک بلا شک وشبہ "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

کیا "ختم نبوت کے منکر" سے مراد وہ انسان یا وہ جماعت ہے۔ جو یہ کہے کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے لئے خاتم النبیین کا لقب وارد نہیں ہوا؟ اگر مولوی محمد علی صاحب کا یہ مطلب ہے تو پھر یہ فتوے دنیا میں مسلمان کہلانے والے توکجا کسی پڑھے لکھے غیر مسلم پر بھی اطلاق نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اس امر کا کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لفظ خاتم النبیین موجود ہے۔ پس "ختم نبوت کے منکر" کے یہ معنی بالبداہت باطل ہیں؛

پھر اگر لفظ "ختم نبوت کے منکر" سے مراد وہ لوگ ہوں جو قرآن مجید کو خدا کا کلام ماننے کے باوجود لفظی طور پر یہ کہتے ہوں۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ تو ایسا بھی کوئی ایک انسان صفحہ زمین پر موجود نہیں جو قرآن پاک کو کلام خداوندی ماننے کے باوجود کہے۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔

"بابی اور بہائی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور میں انہیں خارج از اسلام سمجھتا ہوں"۔
(پیغام صلح ۲۷ جنوری)

مگر گزارش ہے کہ کیا بابی یا بہائی لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے؟ یقیناً مولوی محمد علی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ بہائی لوگ لفظی طور پر ایسا کہتے ہیں بہاء اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے

"ذینتہ بطراز الختم وانقطعت به نفحات الوحی (الواح مبارکہ ص۱۰۵)

بہائیوں کے رسالہ میں لکھا ہے۔

"اہل بہاء دور نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امت محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے"
(کوکب ہند ۱۷ اپریل ۱۹۲۸ء)

ان تصریحات کے باوجود اگر مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ کہ نہیں بہائی لوگ لفظاً کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول اکرم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ تو میں ان سے گزارش کرونگا یہ صحیح نہیں ہے۔

ہاں اگر اہل بہاء اس عقیدہ کے باوجود کہ "امت محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں" ختم نبوت کے منکر قرار دیئے جا سکتے ہیں تو مولوی محمد علی صاحب فرمائیں۔ کہ ان کو اور ان کے ساتھیوں کو کس بناء پر ختم نبوت کے منکر نہ سمجھا جائے۔ حالانکہ ان کا بالکل وہی عقیدہ ہے جو کوکب ہند کے مندرجہ بالا اقتباس میں بیان ہوا ہے؟ یقیناً اس صورت میں غیر مبایعین کے لئے یہ ایک لاینحل سوال ہے؛

ہاں اگر لفظ "ختم نبوت کے منکر" سے مراد مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو گو لفظی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہوں۔ مگر بلحاظ حقیقت مولوی صاحب کے نزدیک وہ "ختم نبوت کے منکر" قرار پاتے ہوں۔ اور ایسے تمام لوگوں کو مولوی صاحب نے اپنے متذکرہ بالا فتوے میں "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دیا ہے۔ تو اندریں صورت ماننا پڑے گا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے نزدیک سب مسلمان کہلانے والے خواہ وہ غیر احمدی ہوں یا جماعت احمدیہ قادیان سے تعلق رکھنے والے۔ سب کے سب "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" ہیں۔ کیونکہ غیر مبایعین کے نزدیک سب کلمہ گو بلحاظ حقیقت ختم نبوت کے منکر ہیں۔ چنانچہ ان کے قومی آرگن میں لکھا ہے۔

"خاتم النبیین کے بعد نبی لانے کے مجرم جیسے کہ ہمارے قادیانی بھائی ہیں ویسے ہی غیر احمدی علماء ہیں.... فرق صرف اتنا ہے کہ غیر احمدی علماء خاتم النبیین کی مسند پر ایک پرانے نبی کو بٹھلاتے ہیں۔ اور ہمارے قادیانی رفیق ایک نیا نبی اس کی جگہ تجویز کرتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں... کسی نئے یا پرانے نبی کے اس امت میں آنے کے عقیدہ کو مستلزم کفر سمجھتے ہیں"۔
(پیغام صلح ۲۲ فروری ۱۹۱۶ء)

اس حوالہ سے بالبداہت ثابت ہے کہ غیر مبایعین کے نزدیک بلحاظ حقیقت غیر احمدی یعنی تمام وہ لوگ جو حضرت عیسٰے کی آمد کے قائل ہیں۔ اور احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتے ہیں۔ سب کے سب "ختم نبوت کے منکر" ہیں۔ اور ایسے تمام لوگ مولوی محمد علی صاحب کے فتوے کے رو سے "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" ہیں۔

پھر مولوی صاحب کے اس فتوے کے رُو سے نہ صرف موجودہ جملہ کلمہ گو ہی "دائرہ اسلام سے خارج" قرار پاتے ہیں۔ بلکہ امت محمدیہ کے گزشتہ بزرگوں کو بھی یہ فتوے اپنی زد میں لے آتا ہے کیونکہ جس مضمون میں مولوی محمد علی صاحب نے مذکورہ بالا فتوے دیا ہے۔ اسی میں لکھتے ہیں۔

"مسیح کی دوبارہ آمد کا خیال تو زمانہ نبوت سے ہی ملتا ہے۔ اور ہر زمانہ اور ہر ملک کے مسلمان یہ مانتے چلے آئے ہیں کہ حضرت مسیح آئیں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے فتوے دیا ہے۔ کہ "بے شک ختم نبوت کے منکر کو میں بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"؛

اس میں لفظ "ختم نبوت کے منکر" سے مراد از روئے عقل یا تو وہ شخص ہو سکتا ہے۔ جو کہے کہ قرآن مجید میں خاتم النبیین کا لفظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نہیں آیا۔ سو ایسا کوئی غیر مسلم بھی نہیں مل سکتا۔ لہذا یہ فتوے اندریں صورت بے معنی ہوگا۔ یا پھر اس سے مراد وہ شخص ہوگا جو لفظاً کہے کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ سو کوئی مسلمان کہلانے والا یا قرآن مجید کو منجانب اللہ ماننے والا ایسا نہیں کہتا۔ اب تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ اس سے مراد وہ ہے جو از روئے حقیقت "ختم نبوت کا منکر" ہے۔ یعنی بقول غیر مبایعین خاتم النبیین کے بعد کسی نئے یا پرانے نبی کی آمد کا قائل ہے۔ یقیناً مولوی محمد علی صاحب کے فتوی میں یہی مراد ہے۔ اور بلا شبہ اس معنی کے رو سے غیر مبایعین اور مولوی محمد علی صاحب (جیسا کہ اخبار پیغام صلح ۲۲ فروری ۱۹۱۶ء کے حوالہ سے ظاہر ہے) جملہ مسلمانوں کو ختم نبوت کے منکر قرار دیتے ہیں؛

پس نتیجہ واضح ہے۔ کہ دراصل مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مذکورہ بالا فتوے میں اپنے ساتھیوں کے سوا تمام زندہ کلمہ گوؤں کو "بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج" قرار دیا ہے۔ بلکہ ان کی تازہ تصریح کے مطابق ان کا یہ فتوے زمانہ نبوت تک کے مسلمانوں پر بھی حاوی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کیا مولوی صاحب اور ان کے سنجیدہ مزاج رفقاء اس فتوے کی حقیقت پر غور فرما کر اس عقدہ کو حل کریں گے؟

خاکسار: ابوالعطاء جالندھری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اعتراف آریوں کی طرف سے

ہمارے پرم پتا سروشکتیمان دیالو پرماتما نے انسان کو سچائی کے پرکھنے کا ایک اتی سندر اپائے بتلایا ہے۔ اگر منش پکش پات کو تیاگ دے۔ تو وہ اس اپائے پر غور کر کے ایشور یہ دھرم اور ایشور کے بھگت کو پہچان کر گرہن کر سکتا ہے۔ ایشور منشوں کو اپدیش دیتے ہیں۔ ایک ودوان پرش اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ جھوٹا اور سچا پرش ایک دوسرے کی سپردھا کرتے ہیں۔ دونوں بیچ ستیہ ہے ادھک سرل ہے۔ اس کی پرماتما رکھشا کرتا ہے۔ اور جو جھوٹ ہے اس کا ناش کرتا ہے

(رگوید ۷-۱۰۴-۱۲)

اس منتر سے سپشٹ روپ سے یہ پرگٹ ہو جاتا ہے۔ کہ ایشور سچائی کی مدد کرتا ہے۔ اور جھوٹ کو مٹاتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں خداوند تعالےٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اپنے ایک پاک بندے یوگیراج شری مرزا غلام احمدؑ صاحب کو کرشن ثانی بنا کر قادیان کی پاک بستی میں نازل فرمایا۔ آپ نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں تم سب کے لئے ہدایت کا سامان لایا ہوں۔ مجھ پر ایمان لاؤ۔ تا ہلاکت سے بچ جاؤ۔ آپ کی پاک تعلیم کو مٹانے کے لئے تمام مذاہب والوں کے سرکردہ لیڈروں نے کوششیں کیں۔ آریہ منتروں میں سے پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری نے بہت حصہ لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں بہت زور لگایا۔ بڑی دلیری اور بے باکی سے اپنی طرف سے الہام بنا کر شائع کئے اور بڑے بڑے دعوے کر کے یہ کہا کہ اب اسلام کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ویدک دھرم تمام جہان میں پھیل جائے گا۔ اس کے مقابلہ میں مسیح قادیانی کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر۔ اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہئے۔ کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو۔ کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص ۲۵۴)

پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری کا دعوےٰ۔ اور حضرت کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ظاہر کرنے کے بعد اب میں اللہ تعالےٰ کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم نے آریوں کے قلم سے یہ شہادت پیدا کی ہے۔ کہ اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے ہیں۔ اور خدا کی مدد ان کے ساتھ ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"پنڈت لیکھرام جی مہاراج کی زندگی وشہادت کے روشن واقعات کو لیجئے۔ اور اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمدؑ قادیانی کی قدردانی کا ملاحظہ کیجئے۔ اور پھر بتائیے کہ کس کی زیادہ عقیدت ہو رہی ہے۔ کہاں ہیں پنڈت لیکھرام جی کے نام پر مشن کالج سرفروشوں کے سکول وغیرہ۔ مگر اس کے مقابلہ میں دنیا بھر کا کوئی آباد حصہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں پر مرزا صاحب موصوف کے نام کا پرچار نہ ہو۔ بڑے بڑے عالم فاضل دنیا کے کونہ کونہ پر ان کے نام کا پرچار کر رہے ہیں۔ کیا ان حقائق کی موجودگی میں کالج سیکشن یا گوروکل سیکشن کا کوئی آریہ سماجی لیڈر چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ مرزا غلام احمدؑ قادیانی کے مشن کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام کے نام پر کوئی مشن بنایا گیا۔ یا موجود ہے۔ یا ان کے جاری کردہ مشن کو قائم رکھا ہے۔ ذرہ قادیان میں جا کر ان رسالوں۔ روزانہ۔ ہفتہ وار انگریزی۔ اردو۔ عربی۔ فارسی۔ ان کتابوں واخباروں کی تو گنتی کریں۔ جو کہ مرزا صاحب کے مشن کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کا کام کر رہی ہیں۔ اور ان مبلغوں کی گنتی تو کریں۔ جو دنیا بھر میں مرزا صاحب کی نبوت کا پیغام پھیلا رہی ہیں"

(اخبار آریہ ویر شہید نمبر ۲۷ فروری ۱۹۳۳ء)

اس حوالہ سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ایشور نے اپنی بانی میں جو سچائی کے پرکھنے کا معیار بتایا ہے۔ اس کی بنا پر سے حضرت کرشن ثانی علیہ السلام خدا کی طرف سے ہیں۔ اور خداوند کریم کی نصرت حضورؑ کے ساتھ ہے۔

خاکسار:۔ فتح محمد احمدی شرما از کراچی

برہمو سماج کلکتہ کے ہال میں تبلیغ اسلام

گذشتہ دسمبر ۱۹۴۰ء میں کلکتہ کے برہمو سماج والوں کا سالانہ جلسہ بمقام اُودٹا ڈانگہ کلکتہ میں ہوا۔ اس موقعہ پر سماج والوں نے مختلف مذاہب پر تقریروں کا بھی انتظام زیر صدارت پروفیسر ایس سی مہالونبس پریذیڈنسی کالج کلکتہ ۲۴ دسمبر ۱۹۴۰ء کو کیا تھا۔ ہندو۔ بدھ۔ عیسائی وغیرہ مذاہب پر ان کے معزز نمائندگان نے تقریریں سنائیں۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ تعلیم یافتہ طبقہ کے مسلم وغیر مسلم معززین سے ہال بالکل بھرا ہوا تھا۔ مستورات کی تعداد بھی کافی تھی۔ سماج والوں کی دعوت پر جماعت احمدیہ کلکتہ کے سیکرٹری مولوی دولت احمد خانصاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ وکیل دیگر احمدی دوستوں کے ساتھ شریک جلسہ ہوئے۔ اور جلسہ مذکور میں وقت مقررہ پر نصف گھنٹہ مضمون "اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے" پر مختصر لیکن نہایت پر مغز تقریر بیان کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا۔ کہ اسلام کی تعلیم کا نچوڑ یہ ہے۔ کہ خدا کی خوشنودی کے لئے اپنی ذاتی خواہشات کو قربان کیا جائے۔ اور ایک مسلم کا ہر قدم رضائے الٰہی حاصل کرنے کی غرض سے ہی اٹھا کرے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ اسلام تمام مذاہب کے پیشواؤں اور بزرگوں کی عزت و احترام کرنا ایک مسلم کا ضروری فرض قرار دیتا ہے۔ اور یہ مسئلہ دنیا کی مختلف اقوام ومذاہب میں باہم صلح واتفاق پیدا کرنے اور ترقی دینے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

مولوی صاحب موصوف کی تقریر سامعین نے نہایت توجہ۔ یکسوئی اور دلچسپی سے سنی۔ کئی معززین نے بہت تعریف کی۔ محترم صدر جلسہ نے تو یہاں تک اعتراف کیا کہ اسلام کی یہ بہترین تعلیم سنا کر آج آپ نے بڑا احسان کیا۔

خاکسار:۔ حسن محمد خاں از کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ داتا زید کا کا قابل تقلید نمونہ

شعبہ تربیت واصلاح کے ماتحت مجلس خدام الاحمدیہ داتا زید کا بہت اچھا کام کر رہی۔ ماہ صلح میں ۱۳۲۰ ہش مندرجہ ذیل اراکین نے حقہ نوشی ترک کرنے کا وعدہ کیا۔ خدا تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

(۱) چوہدری شریف احمد صاحب (۲) غلام رسول صاحب (۳) عبد اللہ صاحب (۴) نذیر احمد صاحب (۵) رشید احمد صاحب۔

مندرجہ ذیل اراکین نے داڑھی رکھنے کا وعدہ کیا۔ (۱) غلام رسول صاحب۔ (۲) اللہ رکھا صاحب۔ (۳) نذیر احمدؐ صاحب (۴) اسماعیل صاحب (۵) نور حسن صاحب۔

امید ہے۔ کہ دیگر مجالس اس عمدہ نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے اپنی عملی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں گی۔

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

تحقیق الالسنہ کے متعلق پروفیسر چیتن دت صاحب کے

چیلنج کا جواب

(۳)

عربی زبان کی پہلی خصوصیت

زبان دو چیزوں کے مجموعے سے بنتی ہے ایک اس کے اصولی قواعد اور دوسرے اس کے مفردات۔ اور میں اپنے تجربے کی بنا پر یہ بات علی وجہ البصیرت عرض کرتا ہوں۔ کہ عربی زبان ہی ایک ایسی زبان ہے جس کے مفردات ایسے کامل اور اتنے زیادہ ہیں کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی باریکیوں کو بھی نہایت احسن طور پر بیان کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک ہی نوع کے افراد بلحاظ نوع کے بے شک ایک ہوتے ہیں۔ مگر ان میں بھی بوجہ بعض صفات کے ایک معمولی سا فرق ہوتا ہے۔ اس نوع کے افراد کو ایک ایک مفرد اور علیحدہ نام دینا جس سے بنی نوع کے افراد سے بھی وہ متمیز ہو جائے۔ صرف عربی زبان کا خاصہ ہے۔ سنسکرت میں یہ خوبی ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اونٹ گھوڑا تلوار۔ یہ تین نوعیں ہیں ان کے افراد میں بلحاظ بعض صفات کے ایک معمولی سا فرق ہوتا ہے جسے عام لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ جیسے مثلاً تیز گھوڑا۔ کم تیز تلوار بہت تیز تلوار۔ کم تیز تلوار وغیرہ ان تمام باریکیوں کو نظر انداز نہ کرتے ہوئے عربی زبان نے ان سب کے علیحدہ علیحدہ مفرد الفاظ وضع کئے ہوئے ہیں۔ مگر سنسکرت زبان اس خوبی سے بالکل خالی ہے۔ یہاں بطور نمونہ چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

اردو	عربی	سنسکرت
گھوڑا	خیل	اشو
اصیل گھوڑا	فرس	×
اصیل گھوڑے سے کچھ تیز رفتار گھوڑا	اَلفُلُت	×
پتلے جسم والا گھوڑا	قُب	×
ایک گھوڑا جس کے سب اعضاء خوب صورت ہوں	مطهمة	×
شریف النسل گھوڑا	احسان	×
سرخ و سفید رنگ کا گھوڑا	کمیت	×
کم بالوں والا گھوڑا	مُنجرد	×
تیز رفتار گھوڑا	فُرط	×
بہت ہی تیز رفتار گھوڑا	طِرف	×
اونٹ	جمل	اُشٹر
زخمی ناک والا اونٹ	نقیر	×
وہ اونٹ جس کا ایک رخسار سفید ہو	أنطیم	×
اونٹنی	ناقة	اشٹری
حاملہ اونٹنی	لاقح	×
دبلی اونٹنی	ضامرة	×
کچھ تیز رفتار اونٹنی	نجاة	×
بہت تیز رفتار اونٹنی	داعفة	×
شریف النسل اونٹنی	نجیبة	×
کم دودھ والی اونٹنی	غارز	×
سفید منہ والی اونٹنی	عشواء	×
اکیلی چرنے والی اونٹنی	قَسُوس	×
تلوار	سیف	اسی
معمولی کاٹنے والی تلوار	قضیبة	×
بہت کاٹنے والی تلوار	صبرتی	×
تیز دھار والی تلوار	مرهف	×
بہت تیز تلوار	حُسام	×
کھینچی ہوئی تلوار	مسلول	×
صاف کی ہوئی تلوار	مصقولة	×
چمکنے والی تلوار	بیض	×
لگنے والی تلوار	مقضوب	×
بہت ہی چمکدار	الکوکب	×

بخوف طوالت انہی چند الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں۔ ورنہ صرف اونٹ کی مختلف صفات کے باعث اس کے دو سو سے بھی زیادہ نام عربی زبان میں آتے ہیں اور تلوار کے اس سے بھی زیادہ نام آتے ہیں۔ اور لطف یہ کہ ہر نام کوئی نہ کوئی ایسی خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے جو اس کے علاوہ دوسرے نام میں نہیں ہے مگر سنسکرت زبان اس اصولی خوبی سے بالکل خالی ہے۔ اگر سنسکرت میں کسی چیز کے ایک سے زیادہ نام ہیں بھی تو وہ بھی محض اس چیز کے وجود کو ہی بتاتے ہیں۔ اس کی کسی خاص صفت کو بتانے میں ویسے ہی عاجز ہیں جیسا کہ چھوٹا بچہ بوقت کسی اپنی حاجت کے ایک آدھ چیخ تو مار دیتا ہے لیکن صاف الفاظ سے اپنے مافی الضمیر کو ادا نہیں کر سکتا بالکل یہی حالت سنسکرت کی ہے۔ مگر عربی زبان کی مثال اس فصیح اللسان جوان آدمی کی سی ہے جو کہ نہایت اچھے اور شستہ الفاظ سے اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتا ہے پس عربی زبان کی یہ عظیم الشان خوبی اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ یہی زبان ام الالسنہ بن سکتی ہے اور فی الحقیقت یہی ام الالسنہ ہے مگر سنسکرت ناقص اور اس کی بگاڑی ہوئی شکل ہے

دوسری خصوصیت

عربی زبان کی دوسری خصوصیت وہ ہے۔ جس کا ذکر گذشتہ نمبر میں کر چکا ہوں۔ کہ عربی کے الفاظ کے مادے ایسے احسن طریق سے بنائے گئے ہیں کہ ان میں خواہ کتنی ہی تبدیلی کریں ان کے حروف کو آگے پیچھے کر دیں وہ عموماً ہر صورت میں بامعنی ہی رہیں گے اور ساتھ ہی ایک مشترک معنی بطور جڑ ان کے ان سب میں قائم رہیں گے مگر سنسکرت زبان میں یہ بات نہیں۔ اس کے الفاظ کے مادے سوائے شاذ کے اکثر ایسے ہیں کہ ان میں اگر معمولی سی تبدیلی بھی کر دیں تو وہ بالکل بے معنی اور مہمل الفاظ بن جاتے ہیں۔ چند مثالیں پہلے پیش کر چکا ہوں۔ کچھ اور اب عرض کی جاتی ہیں۔ سنسکرت زبان میں "ٹُو مسج" مصدر کے معنے پاک صاف ہوتا ہے اس کے الفاظ آگے پیچھے کرنے سے اس کی چار شکلیں بنتی ہیں۔ جسم ٹُو۔ مٹُو سج۔ مجسٹُو۔ سجٹُم اور یہ چاروں شکلیں نہ کسی لفظ کا مادہ بن سکتی ہیں اور نہ ان میں سے کوئی بامعنی ہے۔ (۲) سنسکرت زبان میں "چھیدی ودی" مصدر چمکنے۔ اور جوا کھیلنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اس کو بدلنے سے اس کی موٹے طور سے چار شکلیں بنتی ہیں۔ (۱) چھری دِر اُد (۲) دِر اُد چھری (۳) دِر چھری اُد۔ (۴) اُچھیدِ ورِی اور یہ چاروں شکلیں بالکل بے معنی ہیں۔ (۳) سنسکرت میں "اُو تری دِر" مصدر مارنے اور آواز کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ اس کو بدلنے سے اس کی بھی چار شکلیں بنتی ہیں۔ (۱) تری دِر اُد (۲) تر اُد دری (۳) دِر تری اُد (۴) دِ تری اُد مگر یہ چاروں شکلیں بالکل مہمل اور بے معنی ہیں۔ اب نمونہ کے طور پر عربی کے الفاظ کے مادے ملاحظہ ہوں۔ (۱) عربی زبان میں "لفق" مصدر "کپڑا لپیٹنے" کے معنے دیتا ہے اس کو بدلنے سے اس کی تین شکلیں اور بنتی ہیں۔ (۱) فلق (۲) قفل (۳) قلف اور یہ تینوں شکلیں بامعنی اور یہ تینوں ہی عربی الفاظ کے مادے ہیں۔ پہلی کے معنے "پھاڑنا"، دوسری کے معنے لوٹنا اور تیسری کے معنے کاٹنا ہے۔ تبدیلی اور جدائی کے معنے بطور جڑ ان سب میں موجود ہیں (۳) عربی زبان میں "بصر" مصدر کے معنے دیکھنا ہیں اس کو تبدیل کرنے سے اس کی چار اور شکلیں بنتی ہیں (۱) صبر (۲) ربص (۳) برص (۴) صرب۔ یہ چاروں شکلیں بامعنی ہیں۔ پہلی کے معنے صبر کرنا دوسری کے معنے انتظار کرنا۔ تیسری کے معنے اعضاء کا سفید ہونا اور چوتھی کے معنے کاٹنے کے ہیں۔ اور ایک مفہوم ان سب معنوں میں بطور جڑ کے موجود ہے۔ یعنی ایک حالت کو چھوڑ کر دوسری حالت کا ادراک (۴) عربی میں قلع کے مصدر کے معنے اکھاڑنے کے ہیں اس کو تبدیل کرنے سے اس کی لقع۔ علق۔ عقل تین شکلیں اور بنتی ہیں یہ سب کی سب بامعنی اور الفاظ کا مادہ بنتی ہیں یعنے ہیں۔ (۱) تیز چلنے (۲) چپانے (۳) اور چمٹنے کے ہیں حرکت کا مفہوم ان سب معنوں میں بطور جڑ قائم ہے یہی حالت عربی زبان کے باقی اکثر مصادر کی ہے اور یہ عربی زبان کی ایسی اعلیٰ اور امتیازی خوبی ہے جس سے نہ صرف سنسکرت بلکہ تمام دنیا

کی زبانیں خالی ہیں۔ خاکسار ناصر الدین عبد اللہ ... قادیان

نتیجہ امتحان لیکچر سیالکوٹ

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امتحان لیکچر سیالکوٹ کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام امتحانات کا یہ سلسلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو ذہن نشین کرانے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس امتحان میں قادیان اور بیرون کے ۴۶۳ - امیدواران شامل ہوئے۔ جن میں ۵۵ - خواتین بھی ہیں۔ ان میں سے ۴۳۵ - امیدوار کامیاب ہوئے۔ گویا نتیجہ ۹۴ - فیصدی کے قریب رہا۔

امتحان میں اول ہمارے لاہور کے ایک دوست مولوی برکات احمد صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۴۹/۵۰ نمبر حاصل کئے۔ اور دوم قادیان کی ایک خاتون محترمہ سیدہ صاحبہ ہیں۔ جنہوں نے ۴۸/۵۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان دونوں کو انشاء اللہ انعامات دیئے جائیں گے۔ ہم اول و دوم رہنے والوں کو بالخصوص۔ اور دوسرے کامیاب ہونے والے امیدواران کو بالعموم ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

کامیاب رہنے والے احباب اور خواتین کو عنقریب اسناد کامیابی ارسال کر دی جائیں گی۔ والسلام

خاکسار:- عبد اللطیف۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

نام	نمبر
حلقہ مسجد دار الانوار	
مرزا منور احمد صاحب	۳۶/۵۰
سید اعجاز احمد صاحب	۴۵
مولوی صدر الدین صاحب مجاہد تحریک جدید	۴۷
میاں عبد الحی صاحب مجاہد تحریک جدید	۴۷½
حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد تحریک جدید	۴۳
شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید	۴۷½
محلہ دار السعۃ قادیان	
منشی محمد سعید اللہ صاحب	۳۵
مولوی غلام احمد صاحب	۳۹
۵۰۹	۱۰
منشی رمضان علی صاحب	۴۳
قاضی غلام نبی صاحب	۴۵
قاضی عبد الرشید صاحب	۴۴
حلقہ دار البرکات قادیان	
مولوی محمد عثمان صاحب	۴۷
مولوی محمد حسین صاحب تحسین	۴۱
مستری محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی	۱۹
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب تاجر چوب	۳۰
چودھری جلال الدین صاحب	۳۰
غلام احمد صاحب حفیظ	۳۱

نام	نمبر
شیخ انوار رسول صاحب	۳۰
حنیف احمد صاحب کپورتھلی	۳۷
شیخ نور احمد صاحب منیر	۳۲
محمود احمد صاحب	۳۵
مولوی خورشید احمد صاحب	۴۵
رشید احمد صاحب بٹ	۳۴
محمد ابراہیم خان صاحب	۱۹
ماسٹر محمد دین صاحب انور	۴۶
مولوی ذوالقرنین صاحب	۳۷
مولوی محمد حسین صاحب آزاد	۴۰
مرزا مبارک بیگ صاحب	۳۶
ملک محمد حسین صاحب	۴۱
جمیل احمد صاحب اکبر	۳۵
مولوی عبد العزیز صاحب گجراتی	۴۵
مولوی محمد یوسف صاحب	۲۶
مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی	۴۳
حلقہ دار العلوم	
ظہیر الدین منور احمد صاحب	۳۱
حافظ عطاء الغنی صاحب	۳۴
عطاء المنان صاحب	۲۰
سید حبیب اللہ صاحب	۳۱
قاضی خلیل احمد صاحب	۴۰

نام	نمبر
ہوسٹل جامعہ احمدیہ قادیان	
مولوی محمود احمد صاحب خلیل	۴۲
مولوی محمد احمد صاحب قمر گجراتی	۳۳
مولوی بشیر احمد صاحب مبشر فاضل	۴۷
مولوی عبد الغفار صاحب فہیم	۴۳
مولوی غلام احمد صاحب بشیر	۳۹
مولوی محمد شریف صاحب	۴۴
مولوی ناصر الدین صاحب	۴۱
مولوی محمد منور صاحب	۴۶
مولوی نور الدین صاحب	۴۰
مولوی محمد یعقوب صاحب	۴۳
مولوی غلام باری صاحب	۳۰
مولوی غلام رسول صاحب جوش	۲۸
مولوی عبد العزیز صاحب	۴۱
مولوی خلیل الرحمن صاحب	۲۳
مولوی محمد رمضان صاحب	۲۹
مولوی منیر احمد صاحب ونیس	۳۹
مولوی محمد مجید صاحب	۴۰
سلطان احمد صاحب	۳۹
حلقہ مسجد دار الفضل قادیان	
بشیر احمد صاحب	۴۰
شیخ مبارک احمد صاحب	۲۸
نور الدین صاحب جماعت دہم	۲۶
خواجہ منیر احمد صاحب	۳۴
قاضی رشید الدین صاحب	۴۲
عبد الحمید صاحب	۳۶
رول نمبر ۳۳۱	۱۳
قاضی بشیر احمد صاحب	۳۱
عبد الکریم صاحب	۳۹
سید عبد الرزاق صاحب	۳۱
ملک سعادت احمد صاحب	۲۶
رول نمبر ۳۲۹	۱۱
ملک احمد خان صاحب	۲۸
سید احمد علی صاحب سیالکوٹی زعیم	۴۴
شیخ محمد شریف صاحب	۴۱
شیخ یوسف علی صاحب	۳۹
ملک عصمت اللہ صاحب	۳۸
چودھری عبد الباسط صاحب	۲۹
چودھری عطاء اللہ صاحب	۴۲
مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری	۴۳

نام	نمبر
ملک بشارت احمد صاحب	۲۷
مولوی عبد الغفار صاحب	۴۴
پیر محمد عبد اللہ صاحب شاد	۴۴
ملک عبد القدیر صاحب	۲۷
محمد صدیق صاحب ہشتم	۲۲
نصیر احمد صاحب	۲۱
محمد شریف صاحب	۱۷
عبد الحمید صاحب سرگودھوی	۲۲
دار الشیوخ قادیان	
نواب الدین صاحب	۳۰
سردار محمد صاحب	۳۸
حکیم الدین صاحب عاجز	۳۴
محمد لطیف صاحب اکبر گجراتی	۲۳
منظور احمد صاحب	۱۸
رول نمبر ۳۶۶	۵
غلام سرور صاحب	۲۰
رول نمبر ۳۶۸	۹
رفیع الدین صاحب	۲۶
رول نمبر ۳۷۰	۵
فتح محمد صاحب ارشد	۱۷
رول نمبر ۳۷۴	۲
محمد اسحاق صاحب	۳۳
حلقہ مسجد مبارک	
جلال الدین صاحب	۴۱
قاضی عبد الرحمن صاحب جنید	۴۳
محمد ابراہیم صاحب کانپوری	۳۶
عطاء محمد صاحب مؤذن	۲۹
محمد زہدی صاحب	۳۹
محمد یسین صاحب	۱۹
حلقہ مسجد اقصیٰ	
قریشی عطاء اللہ صاحب	۴۲
منشی ہدایت اللہ صاحب	۳۴
عنایت اللہ صاحب	۴۴
حلقہ بورڈنگ تحریک جدید	
عنایت اللہ صاحب بنگلوری	۳۸
نور محمد صاحب	۱۹
مشتاق احمد صاحب باجوہ	۴۰
رول نمبر ۳۸۲	۸
انیس احمد صاحب	۲۰
حبیب اللہ صاحب	۲۱
محمود احمد صاحب صدیقی	۱۹

نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ	نام	نمبر حاصل کردہ
غلام احمد صاحب گجراتی	۳۹	نثار احمد صاحب	۲۵	دوست محمد صاحب	۳۱	رول نمبر ۴۷۰	۵
رول نمبر ۳۸۷	۱۱	عبد القدیر صاحب	۲۷	نذیر احمد صاحب	۴۷½	رول نمبر ۴۷۱	۲
شریف احمد صاحب سرگودھوی	۱۸	محمد احمد صاحب	۳۹	خلیل احمد صاحب	۳۰	امۃ الحفیظ صاحبہ عفت	۳۵
محمد مصطفیٰ صاحب	۳۰	احمد علی صاحب	۳۶	**حلقہ دار الفتوح قادیان**		رؤف النساء صاحبہ	۴۳
مولوی عبد الخالق صاحب	۲۸	منظور احمد صاحب ثاقب	۲۸	رول نمبر ۵۴۲	۱۱	امۃ العزیز صدیقہ بنت ڈاکٹر	۲۸
محمد اسماعیل صاحب	۲۷	ہادی حسین صاحب	۲۳	بھائی عبد الرحیم صاحب	۳۷	بدر الدین صاحب	
عبد الحفیظ صاحب ہوشیارپوری	۱۷	نذیر احمد صاحب سیالکوٹی	۳۲	چودھری سلطان محمد صاحب زعیم	۳۹	رشیدہ بیگم صاحبہ جماعت پنجم	۳۶
حمزہ بن عبد القادر صاحب	۲۲	نصیر حامد صاحب جامعہ	۴۸	میاں دوست محمد صاحب	۳۹	**سعیدہ صاحبہ دار الرحمت**	۴۸
ظہور الدین صاحب	۳۶	مرزا احمد شفیع صاحب	۳۶	ڈاکٹر محمد احمد صاحب	۴۳	صالحہ جماعت ہفتم	۲۰
ملک منور احمد صاحب	۲۷	عطاء اللہ صاحب	۳۵	قریشی عزیز احمد صاحب	۳۸	زبیدہ دار العلوم	۲۹
محمد خان صاحب	۳۶	محمد علی صاحب خالد	۳۸	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۳۹	مسعودہ دار العلوم	۳۶
عبد الرزاق صاحب	۳۴	مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	۳۴	شمس الدین صاحب جالندہری	۴۲	رول نمبر ۵۰۴	۲۳
چودھری عبد الواحد صاحب	۲۷	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی	۴۷½	**حلقہ مسجد فضل قادیان**		**سکندرآباد دکن**	
عبد العزیز صاحب	۱۷	عطاء اللہ صاحب جامعہ	۴۲	سید حسین صاحب	۱۷	سیٹھ فاضل الٰہ دین صاحب	۳۵
کمال محمد صاحب	۴۶	فیاض احمد صاحب	۳۰	عبد الرشید صاحب	۳۰	سیٹھ علی محمد صاحب	۳۸
مبارک احمد صاحب گجراتی	۱۷	فضل الٰہی صاحب جامعہ	۴۰	جلال الدین صاحب	۴۴	یوسف احمد الٰہ دین صاحب	۲۸
سید اعجاز احمد صاحب صابر	۱۷	مقبول احمد صاحب	۳۶	سید سمیع اللہ صاحب	۲۷	مسیح الدین صاحب	۳۲
نذیر احمد صاحب دہم	۲۸	**حلقہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ**		**خواتین قادیان**		ہاجرہ بیگم صاحبہ	۳۵
شیخ بشیر احمد صاحب	۲۱	چودھری بشارت احمد صاحب	۳۳	استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	۴۵	حور بانو صاحبہ	۳۰
محمد اسحاق صاحب منٹگمری	۳۰	نور الدین صاحب	۲۹	نصرت گرلز سکول		حفیظہ بیگم صاحبہ	۲۵
چودھری فضل احمد صاحب	۳۳	منور احمد صاحب انور	۴۰	صفیہ بیگم صاحبہ "	۲۹	رول نمبر ۱۰	۳۵
عبد الجلیل صاحب	۳۴	کمال الدین صاحب مبشر	۴۰	کنیز فاطمہ صاحبہ "	۴۰	**چک نمبر ۹۹ شمالی**	
ناصر احمد صاحب	۳۹	نواب الدین صاحب	۴۳	حمیدہ صابرہ صاحبہ "	۴۵	چودھری سلطان احمد صاحب	۲۷
صلاح الدین صاحب	۲۵	اللہ دتا صاحب	۳۳	صادقہ اختر صاحبہ "	۴۷	چودھری محمد طفیل صاحب	۳۷
سمیع اللہ صاحب	۲۶	چودھری محمد بشیر صاحب	۳۳	امۃ المجید صاحبہ "	۴۰	حمید احمد صاحب	۳۸
شفیق الرحمن صاحب	۳۵	عبد اللہ صاحب	۳۸	امۃ اللہ بیگم صاحبہ "	۴۱	**رحیم یار خان**	
نور الحق صاحب	۳۰	شوکت حسین صاحب	۴۳	سارہ بیگم صاحبہ "	۳۹	منشی غلام مصطفیٰ صاحب	۲۷
فضل احمد صاحب ہشتم	۲۴	سید مبارک احمد صاحب	۲۳	سارہ بیگم صاحبہ "	۳۴	اہلیہ صاحبہ غلام مصطفیٰ صاحب	۱۷
بشیر احمد صاحب بھیروی	۲۷	عبد المالک صاحب	۲۹	مسعودہ اختر صاحبہ درجہ اولیٰ	۴۱	ڈاکٹر فرزند علی صاحب	۴۰
مبارک خان صاحب	۲۳	عبد اللطیف صاحب سیالکوٹی	۲۶	ناصرہ بیگم صاحبہ نصرت گرلز سکول	۳۱	رول نمبر ۲۷	۱۰
لطف الرحمن صاحب	۳۱	بشیر احمد صاحب زاہد	۴۲	عزیز خورشید صاحبہ "	۲۴	**شاہدرہ**	
مبارک احمد صاحب	۲۶	محمد احمد صاحب قمر	۳۶	استانی فاطمہ بیگم صاحبہ "	۳۸	حکیم محمد صدیق صاحب	۲۶
مفیض المعارف صاحب	۲۷	مصلح الدین صاحب	۴۱	محمودہ بیگم صاحبہ "	۴۷½	ماسٹر غلام محمد صاحب	۴۳
منصور احمد صاحب	۲۱	غلام رسول صاحب	۴۰	کلثوم بنت غلام رسول صاحب	۴۵	ٹیچر ہائی سکول شاہدرہ	
عبد الرحمن صاحب لائلپوری	۳۰	محمد اسحاق صاحب باقی	۳۲	جماعت نہم		مولوی الٰہ دین صاحب	۲۸
دار البرکات شرقی		حافظ بشیر احمد صاحب	۲۴	عابدہ خاتون صاحبہ نصرت گرلز		قادر بخش صاحب	۱۷
رول نمبر ۵۲۱	۱۵	محمد عباس صاحب گجراتی	۴۵	سکول بنت چودھری ابوالہاشم	۴۵	مولوی عبد الرحیم صاحب	۴۵
عطاء اللہ صاحب	۲۳	بشارت احمد صاحب	۴۱	خان صاحب		اہلیہ صاحبہ حکیم محمد صدیق صاحب	۲۳
خواجہ بشیر احمد صاحب	۲۳	عطاء الٰہی صاحب ناصر	۱۸	حبیبہ بیگم صاحبہ بنت حافظ	۴۰	زینب خاتون صاحبہ پریذیڈنٹ	۳۸
حلقہ دار الرحمت قادیان		حشمت اللہ صاحب	۳۴	عبد الرحمن صاحب		لجنہ اماء اللہ	
		عبد الحق صاحب ننگل باغبانان	۴۲	رول نمبر ۴۶۹	۹	حکیم مختار احمد صاحب	۳۴

نام	نمبر حاصل کردہ
رول نمبر ۴۴	۸
رول نمبر ۴۵	۱۲
سردار بیگم صاحبہ	۲۳
امرت سر	
سید بہاول شاہ صاحب	۴۷
بابو اختر علی صاحب	۴۱
مرزا عبد الرحیم صاحب	۴۲
محمد اسحاق صاحب بقاپوری	۴۲
بابو نذیر احمد صاحب	۴۱
مشتاق احمد صاحب شائق	۴۲
شیخ احسان الٰہی صاحب	۳۸
میاں محمود احمد صاحب	۴۶
نذیر حسین صاحب	۴۵
اقبال احمد خاں۔	۳۹
ملتان شہر	
شیخ محمد عبد اللہ صاحب مقرب	۴۲
میاں شمس الاسلام صاحب	۳۳
میاں عبد الرؤف صاحب	۴۷
جگاؤں بھاگلپور	
عبد الرحمٰن صاحب صدیقی	۲۸
پشاور شہر	
مرزا نثار احمد صاحب	۳۶
قاضی عبد المالک صاحب	۴۱
عبد الحفیظ صاحب	۳۹
مرزا آفتاب احمد صاحب	۴۶
روشن دین صاحب	۳۹
زین العابدین صاحب	۳۸
مرزا عبد الرحمٰن صاحب	۴۱
مولوی خلیل الرحمٰن صاحب	۴۱
مختار احمد صاحب	۳۴
میاں بشیر احمد صاحب	۴۵
نوشہرہ چھاؤنی	
چوہدری غلام علی صاحب	۳۹
مونگھیر	
مولوی عبد الباقی صاحب ایم۔اے	۴۳
بشیر احمد صاحب	۳۷
محمد حبیب صاحب	۲۳
سید محمد معصوم صاحب	۱۸
سید عبد القادر صاحب	۳۸
شکیل احمد صاحب	۴۵

نام	نمبر
رضیہ بیگم صاحبہ	۴۰
بنگلہ گوجھروالہ ڈاکخانہ سکندرآباد	
ضلع ملتان	
اقبال احمد خانصاحب ریاض	۳۴
کانپور یو۔پی	
عبد القادر صاحب بمقبول بلڈنگ طلاق محل	۴۶
حیدرآباد دکن	
احمد حسین صاحب۔	۲۴
محمد احمد صاحب غوری	۳۵
میر یوسف سعید صاحب	۴۱
خلیل احمد صاحب	۳۰
عبد الصمد صاحب مولوی فاضل	۴۵
عزیز حسین صاحب	۳۹
اکبر حسین صاحب	۳۸
احمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل	۴۷
کمال الدین صاحب	۳۸
احمد عبد العزیز صاحب	۳۹
حبیب اللہ خانصاحب ایم۔ایس۔سی	۴۶
ابو حامد صاحب	۴۴
سید باقر صاحب	۲۵
محمد صادق صاحب	۳۵
احمد شریف صاحب	۳۹
محمد عبد القادر صاحب صدیقی	۳۴
احمد عبد العزیز قلاپوری صاحب	۴۵
کرور ضلع ترچناپلی	
زینب حسن صاحبہ	۴۳
جماعت احمدیہ راولپنڈی	
چوہدری ظہیر احمد صاحب	۴۵
ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر	۳۳
مرزا بشیر احمد صاحب۔	۴۴
صدر سیالکوٹ	
چوہدری بشارت احمد صاحب فیض	۳۹
فیروزپور شہر	
پیر اکبر علی صاحب	۳۴
پیر صلاح الدین صاحب۔	۴۴
بابو محمد فاضل صاحب	۴۸
بابو جلال الدین صاحب	۲۸
محمد سعید صاحب	۴۴
بشیر احمد بیگ صاحب	۳۸

نام	نمبر
محمد لطیف صاحب	۲۵
سراج الدین صاحب	۲۸
محمد احسن خانصاحب	۱۸
محمد یوسف صاحب	۲۷
پیر انوار الدین صاحب	۲۷
محمد نصیب صاحب عارف	۲۷
امۃ اللہ بیگم صاحبہ	۴۰
میاں فتح محمد صاحب	۲۵
کاٹھ گڑھ	
استانی امۃ القیوم صاحبہ	۳۵
استانی فضیلت جہاں بیگم صاحبہ	۳۶
عطاء اللہ خانصاحب	۳۸
محمد علی خانصاحب	۴۲
علی محمد خانصاحب	۳۴
عبد العزیز خانصاحب	۲۱
عبد الرحمٰن خانصاحب مولوی فاضل	۴۵
رول نمبر ۲۳	۴۰
رول نمبر ۲۱۲	۳۶
عارف والہ	
منشی چراغ الدین صاحب	۴۱
چوہدری فضل کریم صاحب	۳۷
عبد الرحیم خانصاحب۔	۱۸
امۃ اللطیف بیگم صاحبہ	۴۲
امۃ الحمید بیگم صاحبہ	۲۵
لودھراں ضلع ملتان	
عاشق محمد خانصاحب	۲۶
صادق محمد صاحب	۲۵
منظور احمد خانصاحب	۴۶
اقبال بیگم صاحبہ	۲۸
منشی عبد الرحیم خانصاحب	۲۹
لائل پور	
چوہدری نذیر احمد صاحب	۳۸
چوہدری فضل کریم صاحب	۳۹
شملہ	
چوہدری محمد نواز صاحب	۴۵
شیخ خادم حسین صاحب نیاز	۴۵
چوہدری غلام اللہ صاحب	۲۹
چوہدری رحمت اللہ صاحب	۲۷½
چوہدری عبد اللہ خانصاحب	۳۸
عبد السلام صاحب اختر	۳۶

نام	نمبر
مرزا ارشاد احمد صاحب	۳۸
مرزا اعجاز احمد صاحب	۲۳
رول نمبر ۲۴۰	۳۵
رول نمبر ۴۱۲	۲۶
دینا پور ضلع ملتان	
مستری محمد اسمٰعیل صاحب	۳۳
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	۳۲
رول نمبر ۲۱۲	۱۴
چوہدری غلام قادر صاحب	۳۶
جبل پور	
نواب الدین صاحب	۴۴
محمد سراج الدین صاحب	۴۲
حبیبہ بیگم صاحبہ	۴۲
صفیہ خانم صاحبہ	۲۸
دہلی	
سید برکات احمد صاحب	۳۰
ماسٹر فقیر محمد صاحب	۱۸
میاں عباس احمد صاحب	۳۱
بابو ہدایت اللہ صاحب	۴۶
سید عبد الواحد صاحب	۲۳
مرزا عبد اللطیف صاحب	۴۰
بابو محمد صادق صاحب	۳۷
شیخ عبد المجید صاحب	۳۰
صوفی غلام اللہ صاحب	۲۳
بابو منیر احمد صاحب	۳۵
سعیدہ بیگم صاحبہ	۳۳
جمشید پور	
بشیر احمد صاحب چغتائی	۳۹
سید عبد القیوم صاحب	۲۸
صدیقی صاحب	۹
عبد المجید صاحب صدیقی	۲۷
محمد سلیمان صاحب صدیقی	۳۷
ملک عبد الحی صاحب	۳۵
ایک صاحب	۱۱
سید حمید الدین صاحب	۳۶
محمد علی صاحب	۲۰
محمد یعقوب صاحب	۱۷
رول نمبر ۹۴۷	۳
سید ظفر احمد صاحب	۳۳
عبد السمیع صاحب صدیقی	۲۸
رول نمبر ۷۵۳	۸

نام	نمبر حاصل کردہ
سید صمصام الدین صاحب	۲۵
لدھیانہ	
عبد اللطیف احمد صاحب	۴۲
محمد یامین صاحب متاثر	۴۰
بختیار احمد صاحب	۴۰
کوچہ چابکسواراں لاہور	
امۃ الرشید صاحبہ	۴۷
لاہور دہلی دروازہ	
محمد سلیم صاحب عارف	۲۰
سید سلطان محمود صاحب	۴۵
بابو مجید احمد صاحب	۴۷
اہلیہ صاحبہ بابو مجید احمد صاحب	۱۷
رول نمبر ۶۱۱	۱۰
میاں عبد الرشید صاحب راشد	۳۹
میاں عبد الحمید صاحب	۳۷
ڈاکٹر احمد علی صاحب	۴۲
حلقہ اسلامیہ پارک	
شیخ عنایت اللہ صاحب	۳۵
چوہدری عبد الجلیل صاحب	۴۲
مرزا محمد صفدر بیگ صاحب	۴۴
چودھری محمد افضل صاحب	۴۲
چوہدری محمد اکرم صاحب	۴۰
شیخ مسعود احمد صاحب	۲۹
شیخ عبد اللطیف صاحب	۲۷
چوہدری عبد الباری خان صاحب	۴۶
مرزا محمد ذاکر صاحب	۲۹
شیخ عبد الرشید صاحب	۳۶
شیخ بشیر احمد صاحب پراچہ	۲۴
چوہدری عبد الستار صاحب	۴۶
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۴۷½
مرزا سعید احمد صاحب	۳۹
حلقہ محمد نگر	
ڈاکٹر چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب	۴۶
مولوی محمد امام صاحب	۳۴
مولوی برکات احمد صاحب ولد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی	۴۹
میاں عبد الحفیظ صاحب	۴۵
صوفی خدا بخش صاحب عبد	۴۲
حلقہ سلطانپورہ	
چودھری غلام رسول صاحب	۴۶
چوہدری بشیر احمد صاحب	۳۸
سیٹھ عطاء محمد صاحب	۴۶
سید عبد الرشید صاحب	۲۰
سید عبد الستار صاحب	۳۱
مستری اللہ رکھا صاحب	۲۸
محمود احمد صاحب قائد	۴۷
آمنہ بیگم صاحبہ	۲۸
حلقہ سول لائن	
میاں غلام محمد صاحب ثالث	۲۸
مرزا رحمت اللہ صاحب	۳۱
قاضی عطاء الرحمن صاحب	۳۱
سکینہ اختر صاحبہ بنت مظفر خان صاحب صوبیدار	۲۵
چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے	۳۵
مرزا مبشر احمد صاحب	۳۳
مرزا مبارک احمد صاحب	۲۸
رول نمبر ۶۷۴	۱۲
سید بشیر احمد صاحب	۲۷
سید محمود احمد صاحب	۳۳
بشارت الرحمن صاحب	۴۷
چوہدری ناصر احمد صاحب	۴۷½
چوہدری عطاء اللہ صاحب	۴۱
رول نمبر ۶۸۰	۱۱
سراج بیگم صاحبہ	۳۷
خواجہ عبد الغنی صاحب	۴۷
رول نمبر ۶۸۳	۱۲
حفیظ اللہ صاحب	۳۱
محمد اسحٰق صاحب	۲۵
محمد بشیر صاحب	۲۹
محمد ابراہیم صاحب	۲۴
فیروز محی الدین صاحب	۲۴
ملک احسان اللہ صاحب	۳۹
رول نمبر ۶۹۱	۹
رول نمبر ۶۹۲	۱۳

سائیکلوں کی ضرورت

مقامی تبلیغ کے چند مبلغین کے لئے سائیکلوں کی ضرورت ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں ہماری مدد فرما سکیں۔ وہ سائیکل خرید کر یا پرانا سائیکل یا قیمت دفتر مقامی تبلیغ قادیان میں بطور عطیہ بھجوا دیں۔ نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

مقامی تبلیغ کی ماہانہ رپورٹ

مقامی تبلیغ کی رپورٹ از ۲۶ دسمبر تا ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء حسب ذیل ہے

نومبایعین

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پانچ نئے دیہات میں احمدی ہوئے جن کی تعداد ۹۲ ہے۔ اللھم زد فزد

مبلغین

اس عرصہ میں مبلغین نے حلقہ سری گوبند پور کا ہنوواں۔ دھاریوال کلانور۔ ڈیرہ بابا نانک۔ فتح گڑھ چوڑیاں بہادر پور رجوعہ میں تبلیغی فرائض سرانجام دئیے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی چراغ دین صاحب مبلغ نے مقامی تبلیغ کی زیر ہدایت پندرہ دن تحصیل شکرگڑھ کا دورہ کیا۔

تبلیغی وفود

اس ماہ کوئی مجاہد باہر تبلیغ کے لئے نہیں بھیجا جا سکا۔ کیونکہ مہتمم صاحب دعوۃ عامہ حضرت میاں ناصر احمد صاحب خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں مشغول رہے۔

مخالفین کی کوشش

موضع دھاری وال میں غیر احمدیوں سے مناظرہ کیا گیا۔ جس کا اچھا اثر ہوا۔ ہماری طرف سے مناظر مولوی ابو العطا صاحب جالندھری تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے احراری مولوی محمد حیات صاحب مناظرہ کے بعد دو اشخاص نے بیعت کی۔ ایک موضع میں احمدیوں پر وہاں کے سفید پوش نے فوجداری مقدمات چلا رکھے ہیں۔ فتح گڑھ دار التبلیغ میں مبلغ کے وہاں نہ ہونے پر چوری ہو گئی۔ جس کی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ موضع عمر والہ میں احمدیوں کے خلاف بعض اشرار کی انگیخت پر مظاہرہ کیا گیا۔ اور ایک احمدی کا رستہ بند کر دیا۔ اگلے دن ہمارے وہاں جانے پر راستہ کھول دیا گیا۔ مظاہرہ کرنے والوں کے متعلق پولیس میں رپورٹ کر دی گئی۔

دورہ نگران اعلیٰ

خاکسار نے مہیش ڈوگہ۔ رجوعہ بھیٹ۔ کپورہ۔ شبنہ بھٹیاں۔ سری گوبند پور۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ عمروالہ دھرم کوٹ بگہ۔ گھوڑے واہ۔ بیری ڈھینڈ سے۔ کوٹ ٹوڈرمل۔ ستھیالی۔ کا دورہ کیا۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور جناب ناظر صاحب امور عامہ بعض دوروں میں میرے ساتھ شریک رہے نائب نگران اعلیٰ۔ مولوی دل محمد صاحب میرے ساتھ دورہ میں شریک رہے اور دیگر مفوضہ فرائض کو سرانجام دیتے رہے۔

شکریہ

میں تمام ان احباب کا جو مقامی تبلیغ کو چندہ دے رہے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا دیگر احباب سے جو چندہ بھجوانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

اعلان

معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص مسمی محمد الدین ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن موضع بھڈال ڈاکخانہ چونڈہ موم تحصیل و ضلع سیالکوٹ مختلف طریقوں سے لوگوں کو دھوکہ دے کر روپیہ وصول کرتا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے تا دوست اس سے متنبہ رہیں۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ نوجوان عمر قریباً ۲۷ سال۔ رنگ گندمی۔ ڈاڑھی کبھی منڈواتا ہے اور کبھی خشخشی رکھ لیتا ہے۔ جسم درمیانہ نہ دبلا ہے نہ موٹا۔ قد سلبا۔ عموماً سفید پگڑی کلاہ کے ساتھ سر پر باندھتا ہے اور ننگے سر رہنے کی بھی عادت ہے۔ عموماً تہبند باندھتا ہے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

وصیتیں

نمبر ۵۸۰۰:۔ منکہ محمد صدیق ولد برکت علی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی سکنہ نیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ / ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری آمد بصورت تنخواہ مبلغ عہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: محمد صدیق اسسٹنٹ اکونٹنٹ محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ ٹاہلی ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد: سید محمد بقلم خود گواہ شد: عبدالمنان بقلم خود۔

نمبر ۵۸۰۱:۔ منکہ نذیر احمد ولد چوہدری قاسم خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی سکنہ موضع شکار راجپوتاں ڈاکخانہ دھارووالی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ / ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری آمد مبلغ ۲۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔ فقط المرقوم

العبد: حوالدار کوارٹر ماسٹر نذیر احمد خان ڈی کمپنی ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ کیمپ ضلع ہزاری باغ بہار۔ گواہ شد: شیر ولی صوبیدار ملٹن ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ کیمپ رام گڑھ۔ گواہ شد: لیس نائک محمد اشرف ڈی کمپنی ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ کیمپ

نمبر ۵۸۰۲:۔ منکہ عبدالقدوس خاں زند ولد محمد عیسیٰ خان زند قوم زند بلوچ پیشہ زمینداری عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی زنداں موضع کولیپور ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ / ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائیداد کچھ نہیں۔ یعنی نقدی وغیرہ نہیں ہے۔ اور ماہوار آمد ملازمت وغیرہ بھی کوئی نہیں۔ ہاں البتہ زرعی جائیداد ہے جسکی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس کی کل مالیت موجودہ نرخ کے حساب سے ۸۰۲ روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد انجمن اس زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کی پیداوار کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ہبہ کرا کے داخلخارج کرادوں۔ تو میرے مرنے کے بعد بقیہ غیر منقولہ جائیداد سے انجمن کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یا اگر ۱/۱۰ حصہ کی میں قیمت ادا کردوں تو بھی صدر انجمن احمدیہ کا میری غیر منقولہ جائیداد پر آئندہ کیلئے کوئی حق نہ ہوگا۔ اس رقم کی رسید صدر انجمن احمدیہ قادیان سے لے لونگا۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصولی کا حق ہوگا اس وقت مجھ پر یکصد روپیہ قرضہ ہے۔ اور دو بیل باقیمت کل یکصد روپیہ اور ایک بھینس باقیمت ۸۰ روپے کی ہے۔ باقی کوئی میری جائیداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی قرضہ ہو۔ تو وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی اپنا حق ادا کرے گی۔ العبد:۔ عبدالقدوس سکریٹری مال بستی زنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ گواہ شد۔ عبدالحق ولد محمد عیسیٰ خاں زند۔ گواہ شد۔ عبدالرحمن ولد محمد عیسیٰ خاں زند۔

نمبر ۵۷۵۱:۔ منکہ کرم دین ولد نظام الدین قوم گھمار۔ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۴ء ساکن لودھی ننگل ڈاکخانہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ / ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان ہے، جسکی قیمت یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میں اپنا کام بھی کرتا ہوں جس کی آمد نی معین نہیں ہوسکتی جتنی آمد ہوگی اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ کرم دین گواہ شد محمد ابراہیم حبٹ بقلم خود ساکن کھیپی بانگرہ۔ گواہ شد رحمت اللہ احمدی منگلوری ضلع ہزارہ۔

نمبر ۵۷۷۵:۔ منکہ غلام حفصہ زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم رانجھا عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی سکنہ گھڑیال کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ / ۸ / ۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد میرا زیور قیمتی نوسو بیس (۹۲۰) روپے ہے اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسکے علاوہ میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۹ حصہ کی بھی انجمن مذکور حقدار ہوگی۔ اگر میں بعد جائیداد کوئی رقم داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ مجرا لینے کی حقدار ہونگی لہذا چند حروف بطور سند لکھدیتی ہوں۔

العبدہ:۔ غلام حفصہ۔ گواہ شد نذیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ حافظ عبدالعلی والد موصیہ

نمبر ۵۷۹۷:۔ منکہ عبدالسلام ولد محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۳۱ء ساکن نجیب آباد ڈاکخانہ خاص ضلع بجنور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ / ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اسوقت مبلغ ۲۵ روپے ماہوار اور ایک من گندم ماہانہ ہے۔ اس کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تنخواہ ملنے پر تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ اور بعد مرنے کے اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میں کمی اور بیشی کے مطابق آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد: عبدالسلام اکونٹنٹ منور آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ سامارو ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد: [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۱۴ فروری۔ جاپان کے امریکن قونصل جنرل نے جاپان کے رہنے والے امریکنوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ فوراً جاپان سے باہر نکل جائیں۔

روم ۱۴ فروری۔ جنرل فرینکو اور مسولینی کی ملاقات کے سلسلہ میں یہ افواہیں اڑ رہی تھیں۔ کہ اٹلی جنرل مذکور کی معرفت برطانیہ سے صلح کرنا چاہتا ہے۔ مگر اطالوی وائرلیس نے اس کی تردید کی اور کہا ہے کہ مسولینی اور جنرل فرینکو میں ہر لحاظ سے اتفاق رائے پایا گیا۔

لنڈن ۱۴ فروری یوگوسلاویہ کے وزیراعظم اور وزیر خارجہ خاص طیارہ کے ذریعہ برلن پہنچ گئے ہیں۔ کیونکہ انہیں وہاں طلب کیا گیا تھا۔ آج انہوں نے جرمنی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

لنڈن ۱۳ فروری۔ مالٹا کی کونسل آف ایڈمنسٹریشن نے وہاں لازمی بھرتی کا اعلان کر دیا ہے تمام اخبارات اس کی پوری پوری حمایت کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۴ فروری آج آسٹریلیا کی جنگی کیبنٹ اور دفاعی انتظامات کے افسروں کا جلسہ ہوا۔ جس میں مشرقی ایشیاء کے برطانی کمانڈر انچیف بھی شریک تھے۔ اس میں پیسفک کے حالات پر خاص طور پر غور کیا گیا۔ ٹوکیو میں ایک جاپانی افسر نے کہا کہ اس علاقہ میں حالات نازک ضرور ہیں۔ مگر کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔

ٹوکیو ۱۴ فروری سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ جاپان آسٹریلیا کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ جاپان کا پہلا سفیر ۲۸ فروری کو آسٹریلیا کے لئے یہاں سے روانہ ہوگا۔

نیویارک ۱۴ فروری۔ امریکن اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ امریکہ کے مالی وسائل اور برطانیہ کی طاقت کو ملا دینا چاہیئے۔ مسٹر کارڈل ہل نے ایک بیان میں کہا کہ مشرقی ایشیا سے امریکنوں کو واپس بلایا ضرور گیا ہے۔ مگر اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

لنڈن ۱۴ فروری بلقانی ممالک سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فوجیں بلغاریہ کے صدر مقام صوفیہ تک پہنچ چکی ہیں اور فوجی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ اریٹریا کے علاقہ میں لڑائی بڑے زور کی ہو رہی ہے۔ اطالوی یہاں جم کر مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انگریزی فوجیں اسمارہ کے علاقہ میں بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۴ فروری گذشتہ شب جرمن طیارے معمولی سے حملے کے دن چھپنے پر وہ تھوڑی دیر کے لئے اڑے۔ اور لنڈن کے علاقہ پر بم برسائے بعض عمارتوں کو کچھ نقصان پہنچا اور معمولی سا جانی نقصان بھی ہوا۔ مغربی علاقہ کے بعض قصبوں پر بھی حملے ہوئے مگر نقصان بہت معمولی ہوا۔

لنڈن ۱۴ فروری آسٹریلیا کے قائم مقام وزیراعظم نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم نے اہل ملک کو خبردار کرنا اس لئے ضروری سمجھا ہے۔ تا وہ دفاعی انتظامات سے غافل نہ ہوں۔

ٹوکیو ۱۴ فروری آج ایک جاپانی افسر نے کہا کہ جاپان اور ایسٹ انڈیز میں تجارتی سمجھوتہ کی جو بات چیت شروع ہوئی تھی۔ وہ بند نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۴ فروری لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ جاپان اب اپنے آپ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا وہ ہٹلر کے ہاتھ میں محض کٹھ پتلی بن کر رہ گیا ہے۔ اگر اس نے مشرقی ایشیاء پر چڑھائی کی تو اسے دنیا کی دو بڑی بحری طاقتوں سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور یہ رستہ اس کی تباہی کا ہوگا۔ اگر جاپان نے جنوب مشرق میں کوئی کارروائی کی۔ تو امریکہ ضرور جنگ میں کود پڑے گا۔ جاپان سنگاپور پر اس وقت تک چڑھائی نہیں کر سکتا۔ جب تک انڈوچائنا اور تھائی لینڈ میں اس کے پاس اڈے نہ ہوں۔ انڈوچائنا نے اس کے نئے نظام میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ صدر روزویلٹ اور کرنل ناکس میں ایک کانفرنس ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں امید ہے کہ امریکہ برطانیہ کو مزید چالیس برباد کن جہاز دے سکے گا۔

واشنگٹن ۱۴ فروری۔ برطانیہ کو پٹہ پر اور ادھار مال دینے کا بل جلد جلد مراحل طے کر رہا ہے۔ امید ہے کہ تین کے بجائے دو ہفتہ میں ہی وہ پاس ہو جائے گا۔ مخالف پارٹی کی ترامیم صرف صدر کے اختیارات محدود کرنے تک محدود ہیں۔ وہ اصل بل میں کوئی ادل بدل نہیں چاہتی۔ خیال ہے کہ سینٹ کے ۹۶ ممبروں میں سے صرف بیس بل کے مخالف ہونگے۔

بمبئی ۱۴ فروری۔ آج تین ہزار اطالوی سپاہی اور دو سو افسر یہاں لائے گئے۔ اس وقت تک ہندوستان میں ۱۵ ہزار اطالوی قیدی لائے جا چکے ہیں۔ ایک برطانی جہاز نے اٹلی کا ایک چھ ہزار ٹن کا جہاز پکڑا تھا۔ جسے اب کولمبو لایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۴ فروری ایبے سینیا میں انگریزی فوجیں برابر بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ البانیہ میں یونانی بڑی بہادری سے اٹلی والوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ٹپی لینی کے محاذ پر وہ آٹھ میل آگے بڑھ گئے ہیں۔

وشی ۱۴ فروری۔ مارشل پیٹان آج یہاں پہنچ گئے۔ جنرل فرینکو بھی میڈرڈ پہنچ چکے ہیں۔ دونو کی ملاقات کے بارہ میں کوئی سرکاری اعلان نہیں ہوا۔

انقرہ ۱۴ فروری۔ برطانیہ کے فوجی مشن اور ترکی کے جنرل سٹاف کی کانفرنس ختم ہو چکی ہے۔ تمام بات چیت تسلی بخش ہوئی۔ مشن کے ممبر واپس جا رہے ہیں۔ تا جنرل ویول کو رپورٹ دے سکیں۔ ممکن ہے۔ وہ پھر ترکی آئیں ترکی کے اخبار اس بات پر بہت زور دے رہے ہیں۔ کہ بلقانی ممالک کی خیر اسی میں ہے۔ کہ وہ باہم متحد ہو جائیں۔

لنڈن ۱۴ فروری۔ آج برطانی شکاری جہازوں نے دشمن کے دو بمباروں کو سخت نقصان پہنچایا۔ وہ غالباً تباہ ہو چکے ہیں۔

دہلی ۱۴ فروری ایسٹ انڈیا فنڈ سے بیس ہزار پونڈ کی رقم ہوائی بیڑا کے لئے جہاز خریدنے کی غرض سے بھیجی گئی ہے۔ اس فنڈ سے اس وقت تک تین لاکھ چالیس ہزار پونڈ بھیجے جا چکے ہیں۔

لاہور ۱۴ فروری۔ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ راسٹے زادہ ہنس راج ایم۔ ایل۔ اے دسٹرل کو رہا کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی صحت خراب ہے۔ مسز ہنس راج کو بھی اسی وجہ سے رہا کر دیا جائے گا۔ دونو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت سزایاب ہو چکے ہیں۔

لاہور ۱۴ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی نے جاگیرداروں کا بل پاس کر دیا۔

دہلی ۱۴ فروری۔ آج حکومت ہند اور برما کے نمائندوں کے مابین تجارتی معاملات پر گفتگو شروع ہوئی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سب امور غیر سرکاری مشیروں کے سامنے رکھ دیئے جائیں۔ جنہیں اسی غرض کے لئے یہاں بلایا گیا ہے۔

دہلی ۱۴ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ہندوستان اور لنکا کے تعلقات پر بحث ہوئی۔ سر رضا علی نے حکومت ہند کے رویہ کی حمایت کرتے ہوئے لنکا کے گورنر کے رویہ کو سراہا۔ جس نے لنکا کی سٹیٹ کونسل کو لکھا تھا کہ میں اس کارروائی کے خلاف ہوں۔ جسے حکومت ہند ناپسند کرے۔ اور جس سے ہندوستانیوں کی حق تلفی ہو۔ سب ممبروں نے اس خیال کی تائید کی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی